سوال

(160) رفع یدین کے خلاف ایک نئی روایت : اخبار الفقہاء والمحدثین ؟

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

بعض لوگ رفع یدین کے خلاف ایک کتاب "اخبار الفقہاء والمحدثین" کا حوالہ پش کررہے ہیں مثلاً غلام مصطفی نوری بریلوی لکھتے ہیں :

آئیے ہم آپ کی خدمت میں وہ حدیث پش کرتے ہیں جس میں صریحا یہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ پہلے رکوع والا رفع یدین کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے رکوع والا رفع یدین ترک کردیا اور ابتدا کی رفع یدین آپ ﷺ کرتے رہے حتی کہ آپ ﷺ کا وصال ہوگیا یہ حدیث صحیح مرفوع ہے ۔

آپ بھی ملاحظہ فرمائیں : امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن حارث الخشنی القیروانی متوفی سنہ س 361 ہجری اپنی کتاب اخبار الفقہاء والمحدثین کے صفحہ 214 پر سند صحیح سے مرفوعا یہ حدیث نقل کرتے ہیں ۔ فرماتے ہیں :

حدثنی عثمان بن محمد قال : قال لی عبیداللہ بن یحیی : حدثنی عثمان بن سوادۃ بن عباد عن حفص بن میسرۃ عن زید بن اسلم عن عبداللہ بن عمر قال : کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ نرفع ایدینا فی بدء الصلوۃ وفی داخل الصلوۃ عند الرکوع فلما ہاجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ ترک رفع یدین فی داخل الصلوۃ عند الرکوع وثبت علی رفع یدین فی بدء الصلوۃ ۔ ۔ ۔ توفی (اخبار الفقہاء والمحدثین ص ٣١٦)

ترجمہ : جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ میں تھے تو ہم رفع یدین کرتے تھے نماز کی ابتداء میں اور نماز کے اندر رکوع کے وقت اور جب نبی پاک ﷺ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو حضور ﷺ نے نماز کے اندر رکوع والا رفع یدین چھوڑدیا اور ابتداء کی رفع یدین پر آپ ﷺ ثابت رہے حتی کہ آپ ﷺ کا وصال ہوگیا ۔

ناظرین گرامی قدر : یہ حدیث پاک رفع یدین عندالرکوع کے نسخ میں کتنی واضح ہے ۔ پھر بھی اگر کوئی نہ مانے تو اس کی مرضی ہے "(ترک رفع یدین ص 695-691 طبع اول جون 2004 مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرک اے فیصل آباد)

عرض ہے کہ کیا یہ روایت صحیح ہے ؟ تحقیق سے جواب دیں ۔ جزاکم اللہ خیراً (حافظ عبدالوحید سلفی ۔ 2 مارچ 2005ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جناب غلام مصطفی نوری بریلوی صاحب کی پش کردہ یہ روایت کئی لحاظ سے موضوع اور باطل ہے۔

دلیل نمبر 1 : "اخبار الفقہاء والمحدثین "نامی کتاب کے شروع (ص 5) میں اس کتاب کی کوئی سند مذکور نہیں ہے اور آخر میں لکھا ہوا ہے : " تم الکتاب والحمدللہ حق حمدہ وصلی اللہ علی محمد وآلہ وکان ذلک فی شعبان من عام ۴۸۳ ھ "کتاب مکمل ہوگئی اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جیسا کہ اس کی تعریف کا حقہے اور محمد ﷺ اور آپ کی آل پر درود ہو۔ اور یہ (تکمیل) شعبان 483ھ میں ہوئی ہے (ص 293)

اخبار الفقہاء کے مذکور مصنف محمد بن حارث القیروانی (متوفی 361ھ) کی وفات کے ایک سو بائیس (122) سال بعد اس کتاب اخبار الفقہاء کی تکمیل کرنے اور لکھنے والا کون ہے ؟ یہ معلوم نہیں !لہذا اس کتاب کا محمد بن حارث القیروانی کی کتاب ہونا ثابت نہیں ہے ۔

دلیل نمبر 2 : اس کے راوی عثمان بن محمد کا تعین ثابت نہیں ہے ۔ بغیر کسی دلیل کے اس سے عثمان بن محمد بن مدرک مراد لینا غلط ہے ،اس ابن مدرک سے محمد بن حارث القیروانی کی ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں ہے ۔

حافظ ذہبی لکھتے ہیں : " عثمان بن محمد بن خشیش القیروانی عن بن غانم قاضی افریقہ اظنہ کان کذابا "عثمان بن محمد بن خشیش القیروانی ،ابن غانم قاضی افریقیہ سے روایت کرتا ہے ،میرا خیال ہے ۔ یہ کذاب تھا ۔ (المغنی فی الضعفاء ج 2 ص ت 4059)

عثمان بن محمد : کذاب قیروانی ہے اور محمد بن حارث بھی قیروانی ہے لہذا ظاہر یہی ہوتا ہے کہ عثمان بن محمد سے یہاں بن محمد سے یہاں مراد یہی کذاب ہے ۔

یاد رہے عثمان بن محمد احمد بن مدرک کا ثقہ ہونا معلوم نہیں ہے ۔ محمد بن الحارث القیروانی کی طرف منسوب کتاب لکھا ہوا ہے : قال خالد بن سعید : عثمان بن محمد ممن عنی بطلب العلم ودرس المسائل وعقد الوثائق مع فضلہ وکان مفتی اہل موضوعۃ توفی ۳۲-"

خالد بن سعد نے کہا : عثمان بن محمد طلب علم پر توجہ دینے والوں میں سے ہے ،اس نے مسائل پڑھائے اور فضیلت کے ساتھ دستاویزات لکھیں ۔ وہ اپنے موضع (علاقے) کا مفتی تھا ، 320 کو فوت ہوا ۔ (اخبار الفقہاء والمحدثین ص 216)

اس عبارت میں توثیق کا نام ونشان نہیں ہے ۔

غلام مصطفی نوری بریلوی نے اس عبارت کا ترجمہ ذیل لکھا ہے :

"جناب خالد بن سعد نے فرمایا کہ عثمان بن محمد ان میں سے ہے جنہوں نے مجھ سے علم حاصل کیا ہے اور مسائل کا درس لیا ہے اور یہ پختہ عقد والے ہیں اور صاحب فضیلت ہیں ۔ اور اپنے موضع کے مفتی تھے ، (ترک رفع یدین ص 493) !!

دلیل نمبر 3 : عثمان بن سوادہ بن عباد کے حالات "اخبار الفقہاء المحدثین " کے علاوہ کسی کتاب میں نہیں ملے ۔ اخبار الفقہاء میں لکھا ہوا ہے :

قال عثمان بن محمد قال عبیداللہ بن یحیی : کان عثمان بن سوادۃ ثقۃ مقبولا عند القضاۃ والحکام "

چونکہ عثمان بن محمد مجروح یا مجہول ہے لہذا عبیداللہ بن یحیی سے یہ توثیق ثابت نہیں ہے ۔

نتیجہ : عثمان بن سوادہ مجروح یا مجہول ہے لہذا عبیداللہ بن یحیی سے یہ توثیق ثابت نہیں ہے ،

دلیل نمبر 4 : عثمان بن سوادہ کی حفص بن یسرہ سے ملاقات اور معاصرت ثابت نہیں ہے ۔ حفص کی وفات 181ھ ہے ۔

دلیل نمبر5 : محمد بن حارث کی کتابوں میں "اخبار القضاۃ المحدثین "کا نام تو ملتا ہے مگر "اخبار الفقہاء والمحدثین "کا نام نہیں ملتا، دیکھئے الاکمال لابن ماکولا (261/3) الانساب للسمعانی (2/372)

ہمارے اس دور کے معاصرین میں سے عمر رضا کحالہ نے "اخبار الفقہاء والمحدثین "کا ذکر کیا ہے ۔(معجم المؤلفین 3/204)

اسی طرح معاصر خیر الدین الزرکلی نے بھی اس کتاب کا ذکر کیا ہے (الاعلام 6/75)

جدید دور کے یہ حوالے اس کی قطعی دلیل نہیں ہیں کہ یہ کتاب محمد بن حارث کی ہی ہے ۔قدیم علماء نے اس کتاب کا کوئی ذکر نہیں کیا

دلیل نمبر6 : مخالفین رفع یدین جس روایت سے دلیل پکڑرہے ہیں اس کے شروع میں لکھا ہوا ہے : " وکان یحدث رواہ مسندا فی رفع الیدین وہو من غرائب الحدیث واراہ من شواذہا"

اور وہ رفع یدین کے بارے میں ایک حدیث سند سے بیان کرتا تھا ۔یہ غریب حدیثوں میں سے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ شاذ روایتوں میں سے ہے ۔(اخبار الفقہاء والمحدثین ص214)

یہ عام طالب علموں کو بھی معلوم ہے کہ شاذ روایت ضعیف ہوتی ہے ۔

غلام مصطفی نوری صاحب نے "کمال دیانت "سے کام لیتے ہوئے "من شواذہا"کی جرح کو چھپا لیا ہے ۔

ان دلائل کا تعلق سند کے ساتھ ہے ۔اب متن کا جائزہ پیش خدمت ہے :

دلیل نمبر7 : اس روایت کے متن میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد رکوع والا رفع یدین چھوڑدیا ۔جبکہ صحیح ومستند احادیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں رفع یدین کرتے تھے ۔

ابو قلابہؒ سے روایت ہے کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تو تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح کرتے تھے ۔(صحیح مسلم 1/167ح391 وصحیح بخاری 1/102ح737)

مالک بن حویرث اللیثی رضی اللہ عنہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے جب آپ ﷺ (مدینہ منورہ میں) غزوہ تبوک کی تیاری کررہے تھے ۔(دیکھئے فتح الباری ج2ص173ح104)

عینی حنفی لکھتے ہیں : وائل بن حجر اسلم فی المدینۃ فی سنۃ تسع من الہجرۃ"

اور وائل بن حجر مدینہ میں نو (9) ہجری کو مسلمان ہوئے تھے ۔(عمدۃ القاری ج5ص274)

9ھ میں جو وفود نبی ﷺ کے پاس آئے تھے ۔حافظ ابن کثیر الدمشقی نے ان میں وائل رضی اللہ عنہ کی آمد کا ذکر کیا ہے ۔(البدایہ والنہایہ ص715)

اس کے بعد (اگلے سال 10ھ) آپ دوبارہ آئے تھے 'اس سال بھی آپ نے رفع یدین کا ہی مشاہدہ فرمایا تھا ۔(سنن ابی داؤد : 727، صحیح ابن حبان ۔الاحسان 3/129ح1857)

معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں رفع یدین نہیں چھوڑا بلکہ آپ ﷺ مدینہ میں بھی رکوع سے پہلے اور بعد والا رفع یدین کرتے رہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اخبار الفقہاء والی روایت موضوع ہے ۔

دلیل نمبر 8 : سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شروع نماز' رکوع سے پہلے اور بعد رفع یدین کرتے تھے (صحیح ابن خزیمہ 1/344 ح 694-695 وسند حسن)

یہ بات عام طالب علموں کو بھی معلوم ہے کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے آپ ﷺ کے آخری چار سالوں میں آپ کے ساتھ رہے ہیں ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد والا رفع یدین کرتے تھے ۔ (جزء رفع الیدین للبخاری بتحقیقی : 22)

اس روایت مذکورہ میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور امام ابوحنیفہ کے استاد عطا بن ابی رباح بھی رکوع سے پہلے اور بعد والا رفع یدین کرتے تھے ۔ (جزء رفع الیدین : 62 وسندہ حسن)

معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ میں رکوع والا رفع یدین متروک یا منسوخ نہیں ہوا تھا لہذا "اخبار الفقہاء " والی روایت جھوٹی روایت ہے ،

دلیل نمبر 9 : مشہور تابعی نافعؒ سے روایت کیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ شروع نماز، رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد اور دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے وقت (چاروں مقامات پر) رفع یدین کرتے تھے ۔ (صحیح بخاری 2/102 ح 739)

یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق یدین منسوخ ہو جائے اور پھر بھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یہ رفع یدین کرتے رہیں ۔ آپ ﷺ تو رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں سب سے آگے تھے ۔

دلیل نمبر 10 : نافع فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جس شخص کو دیکھتے کہ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین نہیں کرتا تو اسے کنکریاں مارتے تھے ۔ (جزء رفع الیدین : 15 وسندہ صحیح)

علامہ نووی اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں : باسنادہ الصحیح عن نافع "نافع تک اس کی سند صحیح ہے ۔ (المجموع شرح المہذب ج 3 ص 405)

یہ کس طرح ممکن ہے کہ رفع یدین بروایت ابن عمر منسوخ ہو جائے پھر اس کی "منسوخیت " کے بعد بھی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس نامعلوم و مجہول جاہل کو ماریں جو رفع یدین نہیں کرتا تھا ۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں : کسی ایک صحابی سے رفع یدین کا نہ کرنا ثابت نہیں ہے ، (دیکھئے جزء رفع الیدین 76، 40 والمجموع للنووی 3/405)

معلوم ہوا کہ رفع یدین نہ کرنے والا آدمی ، صحابہ کرام میں سے نہیں تھا بلکہ کوئی مجہول و نامعلوم شخص ہے ،

خلاصۃ التحقیق : ان دلائل سابقہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ "اخبار الفقہاء والمحدثین "والی روایت موضوع اور باطل ہے لہذا غلام مصطفی نوری بریلوی صاحب کا اسے "حدیث صحیح "کہنا جھوٹ اور مردود ہے ۔ وما علینا الا البلاغ (21/ محرم 1426 ھ) (الحدیث)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ356

محدث فتویٰ